



## سوال

(58) غمروں سے مدد مانگنا شرعاً شرک اور کفر ہے یا نہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ سبحانہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غمروں سے مدد مانگنا شرعاً شرک اور کفر ہے یا نہیں؟ اور جو شخص ایسا کرے وہ مسلمان ہے یا نہیں۔ اور ایسے شخص پر شرعاً لعنت بھیجنا درست ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو امور خالق نے عادتاً انسانوں کے بس میں دئے ہیں ان میں کسی سے مدد چاہنا شرک یا کفر نہیں بلکہ **تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ**۔ میں داخل ہے ہاں جو امور قدرت کے قبضہ خاص میں ہیں ان میں کس دوسرے کی رف توجہ کرنا یا مدد مانگنا شرک ہے مثلاً اولاد کی خاطر خاوند یا بیوی کا طبی قانون سے علاج کرنا جائز مگر اولاد کے پیدا ہونے میں کسی غیر اللہ سے سوال کرنا بہت ہی ولد اشترک۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے: **يَسْتَبِئِنَّا لَمَنْ يَشَاءُ إِنَّا نَسْتَبِئِنَّا لَمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ إِذَا شَاءَ الذُّكُورَ** ایسا مشرک مسلمان ہے یا نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمان کے دو معنی ہیں عند اللہ وعند القاضی، عند اللہ تو جو مشرک ہے وہ مسلم نہیں وہ جانے اور اسکا عالم الغیب خدا جانے اسی طرح ارشاد ہے کلام پاک میں **تَاللَّهِ لَأَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلاَّ وَهُمْ مُشْرِكُونَ** ہاں اگر وہ کلمہ اسلام لالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق کرتا ہے تو عند القاضی مسلمان ہے مشرک پر لعنت کرنے کی بابت کوئی آیت یا حدیث میری نظر میں نہیں جس میں حکم ہو کہ مسلم مشرک پر لعنت کیا کرے اسی بنا پر حضرت ابو حنیفہ صاحب نے یزید پر لعنت کرنے سے انکار کیا اہل حدیث امرتسر ۹ رجب ۱۳۳۵ھ

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 10 ص 104

محدث فتویٰ